احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

روزنامہ

الفضل

ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 29

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web:http://www.alfazal.com
Email:editor@alfazal.com

بدھ 11 اگست 2004ء 24 جمادی الثانی 1425 ہجری - 11 ظہور 1383 ہش جلد 54-89 نمبر 179

چار اہم نیکیاں

آنحضرت ﷺ نے ایک بار اپنے صحابہ سے چند سوالات کئے کہ تم میں سے روزہ کس نے رکھا ہے۔ مریض کی عیادت کس نے کی ہے۔ جنازہ کس نے پڑھا اور اس کے ساتھ گیا۔ مسکین کو کھانا کس نے کھلایا۔ ہر سوال کے متعلق حضرت ابوبکرؓ نے اثبات میں جواب دیا تو رسول اللہؐ نے فرمایا جس نے یہ چاروں کام کئے وہ جنت میں داخل ہوگا۔

(صحیح مسلم کتاب فضائل الصحابہ باب فضائل ابی بکر حدیث نمبر:4400)

ارشادات عالیہ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ

دیکھو عمر کا بھروسہ نہیں۔ زمانہ بڑا ہی نازک آگیا ہے۔ آپ لوگ دیکھتے ہوں گے کہ ہر سال کئی دوست اور کئی دشمن، کئی عزیز اور کئی پیارے بھائی اور بہن اس دنیا سے کوچ کر جاتے ہیں اور ان میں سے کوئی بھی عزیز سے عزیز اور قریبی سے قریبی رشتہ دار انسان کی مشکلات میں سہارا دینے والا نہیں ہو سکتا مگر بایں ہمہ انسان جس قدر محنت اور کوشش اور مجاہدہ ان کے واسطے اور اپنے دنیوی امور کے واسطے کرتا ہے۔ وہ بمقابلہ خدا کے بہت ہی بڑھا ہوا ہے۔ خدا تعالیٰ کی عبادت اور فرماں برداری اور اس کی راہ میں کوشش اور سوز و گداز بہت کچھ نابود ہے۔ اعتدال نہیں کیا گیا۔ دنیا حد اعتدال سے باہر ہو چکی ہے۔ دنیوی کاروبار میں ترقی کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور ترقی ہو رہی ہے۔ مگر بھلا کسی نے ایسی کوشش بھی کی ہے کہ ایک دن اس کی موت کا مقرر ہے اس سے بھی یہ خود اپنے آپ کو یا کوئی دوسرا شخص اس کو باز رکھ سکے یا بچا سکے۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ اگر کوئی موت کا یاد دلانے والا ہوگا تو اس کی بھی پروا نہ کریں گے اور ہنسی ٹھٹھے میں ٹال دیں گے۔ اکثر انسان بہت ہی غلطی پر ہیں۔ ملفوظات جلد پنجم ص 642

محترم چوہدری بشیر احمد صاحب امیر ضلع شیخوپورہ انتقال کر گئے

احباب جماعت کو افسوس کے ساتھ یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ جماعت احمدیہ کے مخلص خادم مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب امیر ضلع شیخوپورہ و سابق ایم پی اے ابن حضرت چوہدری انور حسین صاحب امیر ضلع شیخوپورہ مورخہ 7 اور 8 راگست 2004ء کی درمیانی شب کو اپنے فارم سے کار پر گھر واپس آ رہے تھے کہ شیخوپورہ شہر سے 6 کلومیٹر کے فاصلے پر ٹرک کے ساتھ کار کا حادثہ ہو گیا۔ جس سے آپ شدید زخمی ہو گئے اور ہسپتال پہنچ کر انتقال کر گئے۔ آپ کی عمر 68 سال تھی۔

آپ نے ابتدائی تعلیم چمیاری بھارت میں حاصل کی۔ میٹرک شیخوپورہ سے اور تعلیم کے دیگر مراحل ٹی آئی کالج میں مکمل کئے۔ اور بی اے ایل ایل بی کی ڈگری حاصل کی۔ آپ جماعت سے لگاؤ رکھنے والے تھے اور خدمت کے لئے ہر دم کوشاں رہتے تھے۔ نظام سلسلہ کی اطاعت اور خلفاء سے بہت محبت تھی۔ آپ کا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے ساتھ قریبی تعلق تھا۔ آپ 1970ء میں اپنے حلقہ سے ممبر پنجاب اسمبلی منتخب ہوئے، اس طرح عوام کیلئے فلاح و بہبود کے کام کرنے کا بھی موقع ملا۔

آپ کو 1995ء میں ضلع شیخوپورہ کی امارت کے فرائض سونپے گئے۔ تمام جماعتی معاملات کو حکمت کے ساتھ طے کرتے۔ آپ ملنسار اور ہر دلعزیز شخصیت کے مالک تھے۔ مختلف مکتبہ فکر کے افراد کے ساتھ ان کے مزاج کے مطابق گفتگو کرتے اور دل موہ لیتے تھے۔ آپ کو فرقان فورس میں خدمات کی توفیق ملی۔ مرحوم کو کاشت کاری کا شوق تھا اور مہارت حاصل تھی، آپ کے ماڈل فارم کی شہرت دور دور تک تھی۔ 1966ء میں صدر پاکستان جنرل ایوب خان نے ان کے فارم ہاؤس کا دورہ کیا۔ آپ ماہر شکاری اور کھیلوں کے دلدادہ تھے۔ ٹیبل ٹینس، فٹ بال، والی بال اور روئنگ سے دلچسپی تھی۔ اپنے گھر میں ٹیبل ٹینس کورٹ بنایا تھا جہاں سے نامور کھلاڑی تربیت حاصل کرتے رہے۔

آپ کی وفات کی خبر ملک بھر میں افسوس کے ساتھ سنی گئی۔ قومی اخبارات اور ٹی وی چینلز نے آپ کی خبر نمایاں طور پر نشر کی۔

آپ کے پسماندگان میں اہلیہ مکرمہ نفیسہ بشیر صاحبہ بنت مکرم چوہدری عبدالحمید صاحب مرحوم سابق جنرل مینیجر واپڈا دو بیٹے مکرم محمود احمد صاحب امریکہ اور مظفر احمد صاحب شیخوپورہ اور 4 بیٹیاں مکرمہ رشیدہ صائمہ صاحبہ اہلیہ مکرم راشد احمد باقی صاحب امریکہ، مکرمہ محمودہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم آفتاب احمد خان صاحب امریکہ، مکرمہ طیبہ بشیر صاحبہ اہلیہ مکرم انور رفیق صاحب امریکہ اور مکرمہ بشریٰ بشیر صاحبہ (غیر شادی شدہ) ان کے علاوہ آپ کی ہمشیرہ مکرمہ نسیم رفیق صاحبہ اہلیہ مکرم رانا رفیق احمد صاحب اسلام آباد شامل ہیں۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

☆ ☆ ☆

خصوصی درخواست دعا

محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر خدمت درویشاں کو لندن میں شدید ہارٹ اٹیک ہوا ہے۔ ان کو فوری طور پر لندن کے ہسپتال میں داخل کرایا گیا جہاں ڈاکٹرز نے ان کی انجیو پلاسٹی کی۔ اب خدا تعالیٰ کے فضل سے طبیعت پہلے سے بہتر ہے۔ ڈاکٹرز نے کچھ دیر کرسی پر بٹھایا اور چلایا ہے۔ تاہم ابھی ہسپتال میں داخل ہیں۔ مورخہ 11 راگست 2004ء کو ڈاکٹر صاحبان مکرم مولانا صاحب کا دوبارہ معائنہ کر کے اس بات کا فیصلہ کریں گے کہ دوسری شریان کو بھی بذریعہ انجیو پلاسٹی کھولنے کی ضرورت ہے یا نہیں۔ احباب جماعت خاص طور پر دعا کریں اللہ تعالیٰ جماعت کے اس دیرینہ خادم کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ اور ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔

داخلہ بی ایس سی، بی اے 2004ء

اطلاع کی جاتی ہے کہ گورنمنٹ جامعہ نصرت چناب نگر ربوہ میں بی ایس سی (فزکس، میتھ اے کورس، بی کورس) اور بی اے میں داخلہ کیلئے فارم دفتر سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

(پرنسپل گورنمنٹ جامعہ نصرت کالج)

گلشن احمد نرسری کی خوبصورت ورائٹی

گملاجات کی خوبصورت ورائٹی مٹی اور پلاسٹک کے مختلف ڈیزائن اور سائز میں دستیاب ہیں۔ اپنے گھر کو سرسبز بنائیں۔ خوبصورت لان تیار کروانے کیلئے رابطہ فرمائیں۔ گھاس کٹائی، سپرے، باڑ کٹائی وغیرہ کروانے کیلئے رابطہ فرمائیں۔ نرسری سے متعلقہ سامان رنبہ، کسی، کٹر وغیرہ خریدنے کیلئے تشریف لائیں۔ سایہ دار، پھل دار اور پھولدار پودے، باڑیں اور بیلیں خریدیں۔ خوبصورت ان ڈور اور آؤٹ ڈور پودے دستیاب ہیں۔ گرین کپڑا خریدنے اور لگوانے کیلئے تشریف لائیں۔ خوشی وغیرہ کے موقع پر تازہ پھولوں سے ہار، گجرے، بوکے وغیرہ تیار کروانے کیلئے تشریف لائیں۔ نیز سٹیج وغیرہ کی خوبصورت سجاوٹ کروائیں۔ پھل پھینکوانے اور کچرا اٹھوانے کیلئے بھی رابطہ فرمائیں۔

(انچارج گلشن احمد نرسری ربوہ)

تحریک جدید نظام نو کیلئے بطور ارہاص کے ہے

حضرت مصلح موعود بانی تحریک جدید فرماتے ہیں۔

تحریک جدید گو وصیت کے بعد آئی ہے مگر اس کیلئے پیش رو کی حیثیت میں ہے …… ہر شخص جو تحریک جدید میں حصہ لیتا ہے وصیت کے نظام کو وسیع کرنے میں مدد دیتا ہے اور ہر شخص جو نظام وصیت کو وسیع کرتا ہے وہ نظام نو کی تعمیر میں مدد دیتا ہے…… خلاصہ یہ کہ جیسا کہ میں نے بتایا ہے وصیت حاوی ہے اس تمام نظام پر جو …… نے قائم کیا ہے …… جب وصیت کا نظام مکمل ہوگا تو صرف …… ہی اس سے نہ ہوگی بلکہ …… کے منشاء کے ماتحت ہر فرد بشر کی ضرورت کو اس سے پورا کیا جائے گا اور دکھ اور تنگی کو دنیا سے مٹا دیا جائے گا۔ انشاء اللہ یتیم بھیک نہ مانگے گا' بیوہ لوگوں کے آگے ہاتھ نہ پھیلائے گی۔ بے سامان پریشان نہیں پھرے گا' کیونکہ وصیت بچوں کی ماں ہوگی جوانوں کی باپ ہوگی۔ عورتوں کا سہاگ ہوگی اور جبر کے بغیر محبت اور دلی خوشی کے ساتھ بھائی بھائی کی اس کے ذریعہ مدد کرے گا اور اس کا دینا بے بدلہ نہ ہوگا بلکہ ہر دینے والا خدا تعالیٰ سے بہتر بدلہ پائے گا۔ نہ امیر گھاٹے میں رہے گا اور نہ غریب۔ نہ قوم قوم سے لڑے گی بلکہ اس کا احسان سب دنیا پر وسیع ہوگا…… پس آج وہی تعلیم امن قائم کرے گی جو حضرت مسیح موعود کے ذریعہ آئی ہے اور جس کی بنیاد الوصیت کے ذریعہ 1905ء میں رکھ دی گئی ہے …… پس اے دوستو! جنہوں نے وصیت کی ہوئی ہے سمجھ لو کہ آپ لوگوں میں سے جس جس نے اپنی اپنی جگہ وصیت کی ہے۔ اس نے نظام نو کی بنیاد رکھ دی ہے اس نظام نو کی جو اس کے خاندان کی حفاظت کا بنیادی پتھر ہے اور جس جس نے تحریک جدید میں حصہ لیا ہے اور اگر وہ اپنی ناداری کی وجہ سے اس میں حصہ نہیں لے سکا تو وہ اس تحریک کی کامیابی کے لئے مسلسل دعائیں کرتا ہے اس نے وصیت کے نظام کو وسیع کرنے کی بنیاد رکھ دی ہے۔

پس اے دوستو! دنیا کا نیا نظام دین کو مٹا کر بنایا جا رہا ہے تم تحریک جدید اور وصیت کے ذریعہ سے اس سے بہتر نظام دین کو قائم رکھتے ہوتے تیار کرو مگر جلدی کرو کہ دوڑ میں جو آگے نکل جائے وہی جیتتا ہے۔

پس تم جلد سے جلد وصیتیں کرو تا کہ جلد سے جلد نظام نو کی تعمیر ہو اور وہ مبارک دن آ جائے جبکہ چاروں طرف (……) کا جھنڈا لہرانے لگے۔ اس کے ساتھ ہی میں ان سب دوستوں کا مبارکباد دیتا ہوں جنہیں وصیت کرنے کی توفیق حاصل ہوئی اور میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو بھی جو ابھی تک اس نظام میں شامل نہیں ہوئے توفیق دے کہ وہ اس میں حصہ لے کر دینی اور دنیوی برکات سے مالا مال ہوسکیں۔

(نظام نو صفحہ نمبر 130 تا 132)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اور ہماری اولادوں کو اپنے فضل سے نظام وصیت اور تحریک جدید کی عظمت اور اس کے لازم و ملزوم ربط کو مدنظر رکھتے ہوئے پوری طاقت اور اپنی حیثیت کے مطابق دونوں میں شمولیت کی توفیق عطا فرماتا رہے تا کہ ہم سب اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بن سکیں۔ آمین اللھم آمین

(…… وکیل المال اول تحریک جدید)

برطانیہ کے واقفین نو کا دوسرا سالانہ اجتماع

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا خطاب

جماعت احمدیہ برطانیہ کے زیر اہتمام واقفین نو کا دوسرا سالانہ اجتماع بیت الفتوح مورڈن میں یکم مئی 2004ء کو منعقد ہوا۔ جس کے اختتامی اجلاس میں ازراہ شفقت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی شرکت فرمائی اور حاضرین کو نصائح سے نوازا۔

حضور انور کے خطاب سے قبل تلاوت و نظم و ترانہ کے بعد مکرم رفیع احمد صاحب بھٹی سیکرٹری وقف نو نے اجتماع کی رپورٹ پیش کی جس میں بتایا کہ امسال اس اجتماع میں سات سال سے زائد عمر کے بچے اور بچیاں شریک ہیں۔ لڑکوں کی تعداد 324 اور لڑکیوں کی 161 یعنی کل 485 واقفین نو بچے شامل ہیں۔ جبکہ والدین اور انتظامیہ کے افراد ملا کر کل شرکاء کی تعداد 878 ہے۔ اجتماع کے دوران 14 سال سے بڑی عمر کے بچوں اور بچیوں کے لئے نیشنل لیول پر تیسرا کیریئر سیمینار منعقد کیا گیا جس میں 61 لڑکے اور 63 لڑکیوں نے حصہ لیا۔ اور مختلف پیشوں سے تعلق رکھنے والے احمدی احباب نے بچوں کی رہنمائی کی۔

حضور انور نے واقفین نو بچوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ وقت کی کمی کی وجہ سے میں چند باتیں آپ سے کہوں گا جن پر میں نے پچھلے اجتماع میں بھی زور دیا تھا۔ ان میں سب سے پہلے ہے نمازوں کی پابندی۔ جو بچے دس سال سے اوپر کے ہوگئے ہیں ان کو تو خاص طور سے اس طرف توجہ دینی چاہئے۔ اب نمازیں آپ پر فرض ہوگئی ہیں۔ پانچوں نمازیں پڑھیں۔ سکول کے دوران اگر نماز کا وقت ہو تو اس کو ادا کرنے کا بھی انتظام کریں۔

اس کے بعد حضور نے تلاوت قرآن کریم کے متعلق جائزہ لیا اور بچوں کو باقاعدگی کے ساتھ تلاوت کی نصیحت فرمائی۔

حضور انور نے فرمایا کہ ایک بات جو میں نے گزشتہ سال بھی کہی تھی اور اس سال پھر کہتا ہوں کہ ہر احمدی بچے کو یاد رکھنا چاہئے کہ آپ نے کبھی مذاق میں بھی جھوٹ نہیں بولنا ہے۔ یہ یاد رکھیں کہ آپ نے کبھی بھی سزا کے ڈر سے بھی جھوٹ نہیں بولنا ہے۔ ایک دوسرے کے ساتھ کبھی کھیل کھیل میں بھی لڑائی نہیں کرنی ہے۔ اگر کوئی آپ کے ساتھ شرارت بھی کرے تو معاف کرنے کی عادت ڈالنی ہے۔ تیسری بات یہ ہے کہ ماں باپ کا کہنا ماننا ہے کسی بھی معاملہ میں ضد نہیں کرنی۔ نہ کھانے کے معاملہ میں نہ کپڑوں کے معاملہ میں۔ جس طرح وہ کہیں وہی کرنا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ دس سال اور اس سے اوپر کے جو بچے ہیں وہ یہ بات یاد رکھیں کہ اپنے لئے بہت دعا کرنی ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحیح معنوں میں وقف نو بنائے۔ آپ کے ماں باپ نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس نیت کے مطابق کہ جو بھی لڑکا یا لڑکی تو دے گا، میں اسے تیری راہ میں وقف کرتی ہوں، آپ کو وقف کیا ہے۔ اب آپ کا یہ فرض ہے کہ جو نیک سوچ ان کی تھی اور جو وعدہ انہوں نے کیا تھا اس کو پورا کرنا ہے۔ اس لئے خاص طور پر دعا کی عادت ڈالیں۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہئے کہ اس نے اچھے ماں باپ دیئے، اچھا کھانا دیا، اچھی صحت دی اور اپنے فضل سے اس جماعت میں آپ کو شامل کیا۔ ان بچوں میں شامل کیا جنہوں نے اپنی زندگی وقف کی روح سے اس کی راہ میں گزارنی ہے۔

حضور نے فرمایا کہ بڑی باتیں تو آپ سیکھ جائیں گے لیکن بنیادی اخلاق سیکھنا بھی بہت ضروری ہے۔ اس میں سب سے ضروری یہ ہے کہ نمازیں باقاعدگی سے پڑھیں، تلاوت قرآن کریم کرنا، ماں باپ کا کہنا ماننا اور اپنے ہم عمر بچوں سے لڑائی نہیں کرنی۔ کھانا کھانا ہے تو اس کے آداب کے ساتھ، مجلس میں بیٹھنا ہے تو اس کے آداب کا خیال رکھتے ہوئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہمیں [illegible] ممالک میں مختلف شعبہ جات میں لوگوں کی ضرورت ہے ڈاکٹروں کی ضرورت ہے۔ سکولوں اور یونیورسٹی لیول کے ٹیچرز کی ضرورت ہے [illegible]، میڈیسن اور IT کے شعبوں میں لڑکے اور لڑکیاں دونوں کام کر سکتے ہیں۔ ہر میدان میں ہمیں ضرورت ہے۔ پھر حضور انور نے مختلف شعبہ جات میں دلچسپی لینے والے بچوں کا جائزہ لینے کے بعد پوچھا کہ مربی کتنے بچے بننا چاہتے ہیں۔ اور فرمایا کہ یہ جان کر مجھے تسلی ہوئی کہ جتنے ڈاکٹر بننا چاہتے ہیں اتنے ہی مربی۔

حضور انور نے فرمایا کہ میرے جائزہ کے مطابق اس سال کے دوران تقریباً اڑھائی ہزار بچے وقف نو میں شامل ہوئے ہیں اور انشاء اللہ یہ تعداد بڑھے گی۔

آخر میں حضور انور نے اول آنے والے چند بچوں میں انعامات تقسیم فرمائے اور پھر دعا کے ساتھ اجتماع کا اختتام فرمایا۔

(اخبار احمدیہ برطانیہ، مئی جون 2004ء)

چوتھے سالانہ علمی مقابلہ جات

مدرسۃ الظفر وقف جدید ربوہ کے زیر اہتمام مورخہ 5 تا 7 اگست 2004ء سالانہ علمی مقابلہ جات کامیابی سے منعقد ہوئے۔ ان مقابلہ جات کا افتتاح مورخہ 5 اگست 2004ء کو مکرم مظہر اقبال صاحب ناظم ارشاد وقف جدید نے کیا۔ ان میں انفرادی و اجتماعی متعدد علمی مقابلے شامل تھے۔ جن میں تلاوت، نظم، تقریر، فی البدیہہ تقریر، فی البدیہہ مضمون نویسی، حفظ ادعیہ، مطالعہ قرآن، مطالعہ کتب، دینی معلومات، بیت بازی، مقابلہ ندا اور پیغام رسانی شامل ہیں۔ طلباء کو دو گروپس قمر اور بدر میں تقسیم کیا گیا۔

ان دلچسپ علمی مقابلوں کی اختتامی تقریب مورخہ 7 اگست 2004ء بروز اتوار شام ساڑھے چھ بجے اقامۃ الظفر کے سبزہ زار میں منعقد ہوئی۔ جس کے مہمان خصوصی محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ناظر دیوان و صدر مجلس انصاراللہ پاکستان تھے۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم محمد احمد فہیم صاحب مربی سلسلہ و استاد مدرسۃ الظفر نے رپورٹ پیش کی۔ جس میں انہوں نے مقابلہ جات کی تفصیلات سے آگاہ کیا۔ مہمان خصوصی نے پوزیشنز حاصل کرنے والے طلباء میں انعامات تقسیم کئے۔ طلباء میں مجموعی طور پر مکرم زاہد نسیم صاحب اول قرار پائے اور بہترین کارکردگی کی بنا پر بدر گروپ پہلے نمبر پر آیا، اس کے نگران مکرم نعمان احمد دانش صاحب نے انعام وصول کیا۔ محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے اختتامی کلمات میں طلباء کو نظام کے ساتھ وابستگی اور عہدیداروں کی اطاعت کے حوالے سے نصائح فرمائیں۔ آخر پر مکرم رفیق احمد جاوید صاحب قائمقام پرنسپل مدرسۃ الظفر نے مہمانان، انتظامیہ اور طلباء کا شکریہ ادا کیا۔ دعا کے ساتھ یہ تقریب اختتام کو پہنچی۔ نماز مغرب وعشاء کی ادائیگی کے بعد مہمانان کی خدمات میں عشائیہ پیش کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ طلباء کے حق میں ان مقابلہ جات کے نیک نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین

سادہ زندگی اور روحانی ترقی

سیدنا حضرت مصلح موعود نے تحریک جدید کے پہلے مطالبہ سادہ زندگی کے ضمن میں فرمایا:

''کم خوری، کم گوئی اور کم سونا یہ روحانی ترقیات کیلئے اولیاء الٰہی ضروری بتاتے ہیں''

(مطالبات صفحہ 30)

پبلشر آغا سیف اللہ' پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

حنیف احمد محمود صاحب

پابندئ وقت کے تقاضے اور ہمارا فرض

عظیم شخصیات نے اپنے اوقات کا صحیح مصرف کر کے بنی نوع انسان کو زندگی گزارنے کے ڈھنگ سکھائے ہیں

خدا تعالیٰ کی بنائی ہوئی تمام کائنات ایک نظام اور قانون کی پابند ہے۔ سورج وقت پر نکلتا اور وقت پر غروب ہوتا ہے۔ موسموں کے تغیر و تبدل وقت کے مطابق ہیں اور درختوں کا پھل دینا اور ان کا پکنا وقت پر ہوتا ہے۔ اگر وقت پر بارش ہو جائے تو کھیت ہرے بھرے ہو جاتے ہیں۔ کھیتیاں سرسبز و شاداب ہو جاتی ہیں تاہم بے موسمی بارش کھیتوں کو اجاڑ بھی دیا کرتی ہے۔ شاعر کہتا ہے ۔

وقت پر قطرہ بہت ہے ابر خوش ہنگام کا
جل گیا جب کھیت پھر برسا تو یہ کس کام کا

گویا قدرت کا تمام نظام، وقت کی پابندی کے ساتھ چل رہا ہے۔ نظام شمسی اور نظام قمری بھی قانون کے تابع ہیں اور وقت کے پابند ہیں۔ نماز عبادات کی ادائیگی اسی نظام کے تحت وقت پر کی جاتی ہے۔

قدرت چونکہ وقت کی پابند ہے اس لئے ہم سے بھی وقت کی پابندی کا تقاضا کرتی ہے اور ہمیں سبق دیتی ہے کہ وقت ایک دولت ہے اس کی قدر کرو۔ انسان اگر اپنی دولت کھودے تو کوشش کر کے دوبارہ بنا سکتا ہے۔ مگر وقت ایک ایسی دولت ہے، ایک ایسا اثاثہ ہے جو ایک دفعہ ضائع ہونے کے بعد دوبارہ نہیں ملتا۔

گیا وقت پھر ہاتھ نہیں آتا

انگریزی کا یہ محاورہ جو مکرم چوہدری محمد حسین صاحب (والد محترم ڈاکٹر محمد عبدالسلام نوبیل انعام یافتہ) کا ہر دلعزیز تھا کیا سبق آموز ہے کہ Time and tide wait for nobody یعنی وقت اور جوار بھاٹا کسی کا انتظار نہیں کیا کرتے۔ یہ تو بہتے پانی کی طرح ہے یا تیز ہوا کا جھونکا جو آتا ہے اور گزر جاتا ہے۔ اس سے فائدہ اٹھا لینا چاہئے۔ ہاں وقت ہر حال میں اپنی منزل کی طرف رواں دواں ہے اس کے آگے بڑھنے سے انسان کی ناپائیدار زندگی میں لحہ لحہ کمی ہوتی جاتی ہے اور حسرتیں، ناکامیاں اور پچھتاوے اس کا مقدر بن جایا کرتے ہیں۔ اس سے فائدہ اٹھانے والے اور اس کا صحیح استعمال کرنے والے پر اعتماد اور پرسکون اور مطمئن زندگی گزارتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

"یاد رکھو قبریں آوازیں دے رہی ہیں اور موت ہر وقت قریب ہوتی جاتی ہے۔ ہر ایک سانس تمہیں موت کے قریب تر کرتا جاتا ہے اور تم اسے فرصت کی گھڑیاں سمجھتے ہو"۔

(الفضل 18 دسمبر 1995ء)

اس مضمون کو ایک شاعر نے یوں بیان کیا ہے۔

غافل تجھے گھڑیال یہ دیتا ہے منادی
گردوں نے گھڑی عمر کی اک اور گھٹا دی

حضرت مصلح موعود احمدی نوجوانوں کو اپنی عمر سے فائدہ اٹھانے کی نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں :

اپنی اس عمر کو اک نعمت عظمیٰ سمجھو
بعد میں تاکہ تمہیں شکوۂ ایام نہ ہو

ایک اور موقع پر آپ فرماتے ہیں۔

"وقت نہایت قیمتی چیز ہے۔ جو وقت کو استعمال کرے گا وہی جیتے گا اور جو ضائع کرے گا وہ ہار جائے گا۔ (الفضل 23 فروری 1952ء)

حضرت مسیح موعود اور خلفائے احمدیت نے اپنے اپنے اوقات کا صحیح مصرف کر کے اسے بنی نوع انسان کی بھلائی اور نشاۃ ثانیہ کے لئے استعمال کر کے ہمیں کام کرنے اور زندگی گزارنے کے ڈھنگ سکھلائے ہیں اور افراد جماعت میں زندگی کی روح پھونک دی ہے۔ ہم نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا مبارک دور دیکھا ہے۔ آپ کس قدر وقت کے پابند تھے اور وقت کی حقیقی قدر آپ نے ہمیں سکھلائی اور کس طرح معمولی وقت ضائع کئے بغیر اپنی مختصری زندگی میں صدیوں کے کام کر گئے۔ آپ کا ایک شعر آپ کے قلبی جذبات کا آئینہ دار ہے۔ فرماتے ہیں:

وقت کم ہے، بہت ہیں کام ، چلو
ڈھلتی ہو رہی ہے شام، چلو

وقت کی پابندی کے حوالہ سے حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کو بطور مثال پیش کیا جا سکتا ہے۔ آپ کی شخصیت وقت کی پابندی کے حوالہ سے مشہور تھی۔ آپ کا طریق تھا کہ اگر آپ کو کسی شخص سے اس کے گھر جا کر ملنا ہوتا تو اس کے گھر ایک دو منٹ قبل پہنچ کر باہر ٹہلتے رہتے اور پورے وقت پر دستک دے دیتے اور اگر آپ نے کسی کو اپنے گھر میں ہی وقت دیا ہوتا تو آپ دیئے گئے وقت سے ایک منٹ قبل پارلر (Sitting room) میں آ کر بیٹھ جاتے اور دو تین منٹ انتظار کر کے اندر چلے جاتے اور فرمایا کرتے تھے کہ چار بجے سے مراد 3 بج کر 59 منٹ اور 60 سیکنڈ ہوتے ہیں۔

محترم سید یاور علی صاحب اقوام متحدہ میں پاکستان کے سابق مندوب کہا کرتے تھے کہ "وقت کی پابندی ان کا ایسا اصول تھا کہ بلا مبالغہ چوہدری صاحب کو دیکھ کر لوگ اپنی گھڑیاں درست کر لیا کرتے تھے۔"

(ماہنامہ انصار اللہ، سر ظفر اللہ نمبر، صفحہ 37)

آپ حضرت چوہدری صاحب کی اس خوبی کا ذکر کرتے ہوئے مزید فرماتے ہیں:۔

"چوہدری صاحب کی زندگی میں وقت کی پابندی کا عنصر بڑا حیران کن تھا۔ ان کا زندگی گزارنے کا طریق بڑا نپا تلا اور طے شدہ تھا۔ دو باتیں ان کی زندگی میں بہت اہم تھیں، وقت اور دولت کی صحیح تقسیم۔ وہ اپنا وقت اس طرح تقسیم کرتے تھے کہ ان کا وقت ان کے اپنے لئے بہت کم ہوتا تھا۔ یوں کہئے کہ ان کے پاس دوسروں کے لئے وقت، ہر وقت نکل آتا تھا۔ جتنے بھی عظیم آدمی ہیں ان کی یہ خوبی ہوتی ہے کہ وہ اپنے وقت کی منصوبہ بندی بڑی احتیاط سے کرتے تھے اور وہ ایک دن میں عام آدمی کی نسبت بہت سے کام زیادہ کر سکتے تھے"۔ (ماہنامہ انصار اللہ، سر ظفر اللہ نمبر، ص 37)

ایک دفعہ آپ کو جسٹس انوار الحق صاحب سے لندن میں ملنا تھا۔ پونے آٹھ بجے کا وقت مقرر تھا۔ آپ کو چوہدری انور کاہلوں صاحب نے لے کر جانا تھا آپ نے سات بجے ہی چوہدری انور کاہلوں صاحب کو یاد دہانی کروانا شروع کر دی اور جب ذرا تاخیر کا اندیشہ ہونے لگا تو آپ نے چوہدری صاحب موصوف کو مخاطب ہو کر کہا وقت کی پابندی کے متعلق میری عمر بھر کی روایات تم مجھے لیٹ کروا کر توڑ دو گے۔ جناب جسٹس انوار الحق صاحب یہ واقعہ درج کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ

"بظاہر یہ ایک چھوٹی سی بات تھی لیکن اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ انہوں نے اپنی زندگی کو منظم کیا ہوا تھا۔" (ماہنامہ خالد، ظفر اللہ خان نمبر، صفحہ 97)

جسٹس ڈاکٹر جاوید اقبال صاحب (سابق چیف جسٹس لاہور ہائی کورٹ) نے ایک انٹرویو میں بیان کیا کہ "چوہدری صاحب دفتر میں سب سے پہلے پہنچتے تھے۔ اگر میٹنگ نو بجے رکھی ہوتی تو نو بجنے سے ایک منٹ قبل ہی وہ مقررہ جگہ پر پہنچ جاتے"۔

(ماہنامہ خالد، ظفر اللہ خان نمبر، صفحہ 93)

اس کے بالمقابل آج کے مہذب معاشرہ اور مصروف ترین زندگی میں جب کہ ہمیں پہلے سے زیادہ اپنے وقت کی Planning کرنی چاہئے، ہم اپنے وقت کو جو ہمارا اثاثہ ہے جو ہماری قوم کا ہے ہماری جماعت کا اثاثہ ہے، بڑی بے دردی سے ضائع کر دیتے ہیں۔ جماعتی میٹنگز، اجلاسات، جمعہ میں بالخصوص شادی بیاہ کے موقع پر تاخیر سے جاتے ہیں اور اس طرح احباب جماعت کا قیمتی وقت جو جماعتی وقت ہے، قومی اثاثہ ہے، ضائع ہو جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو مخاطب ہو کر فرمایا

انت الشیخ المسیح الذی لا یضاع وقتہ کمثلک در لا یضاع (تذکرہ صفحہ 401)

یعنی تو وہ بزرگ مسیح ہے جس کا وقت ضائع نہیں کیا جائے گا۔ تیرے جیسا موتی ضائع نہیں کیا جاتا۔ اس مبارک الہام میں جہاں حضرت مسیح موعود کے وقت کی ضمانت خود اللہ تعالیٰ نے لی ہے وہاں آپ کو نایاب موتی قرار دیا ہے۔ جس طرح موتی اور ہیرا قیمتی ہوتا ہے ویسے ہی آپ کا وقت بھی بہت قیمتی ہے۔ یہ پیغام صرف سیدنا حضرت مسیح موعود کو نہیں، بلکہ اس میں جماعت کا ہر فرد مخاطب ہے جسے وقت کی قدر کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔ مگر یہ دیکھا گیا ہے کہ شادی بیاہ کے موقع پر احباب جماعت کا بہت سا قیمتی وقت بلاوجہ ضائع ہو جاتا ہے۔ اس میں دعوت دینے والے کو وقت کی پابندی کا خیال رکھنا چاہئے اور دعوتی کارڈز پر درج وقت کے مطابق پروگرام شروع کر دینا چاہئے۔ بعض اوقات مجبوری ہو جاتی ہے۔ وہ الگ بات ہے، مگر بلاوجہ مدعوئین کو بٹھائے رکھنا درست نہیں۔ اگر 50 آدمی مدعو ہیں اور ایک گھنٹے کی تاخیر ہوئی ہے تو وہ عملاً ایک گھنٹہ کی تاخیر نہیں بلکہ 50 گھنٹے کی تاخیر ہے کیونکہ 50 آدمیوں کا وقت ضائع ہو رہا ہے۔ تاخیر کے تمام امکانات کو ختم کرنے کے لئے ایک صورت یہ ہو سکتی ہے کہ ہم اپنے دعوتی کارڈز پر Maximum Time دیں اور اس وقت کے مطابق پروگرام شروع کر دیں۔

دعوت دینے والوں کو اکثر مدعوئین سے یہ شکایت رہتی ہے کہ وہ وقت پر نہیں آتے جس کی وجہ سے تاخیر ہو جاتی ہے۔ اگر ہم یہ فیصلہ کر لیں کہ احمدی احباب ہمیشہ وقت پر جائیں گے اور بچی کو دعا کے ساتھ رخصت کر کے آ جائیں گے تو اس سے بہت بہتری آ سکتی ہے۔ پروگرام میں تاخیر کی ایک وجہ دلہن کی تیاری میں تاخیر ہوتی ہے۔ اس پر بھی بآسانی قابو پایا جا سکتا ہے اور یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ بعض اوقات مدعوئین کو دو اوقات دیئے ہوتے ہیں۔ مثلاً بعض کو آٹھ بجے اور بعض کو ساڑھے نو بجے۔ یہ بہت بڑا مسئلہ ہے۔ اس کی بھی حوصلہ شکنی کی ضرورت ہے۔

مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ 1991ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے قادیان کے جوبلی جلسہ سالانہ میں ڈیوٹی دینے والے احباب و خواتین سے حسب روایت خطاب و معائنہ فرما کر ڈیوٹیوں کا افتتاح کرنا تھا۔ اس روز بیت الاقصیٰ قادیان میں نماز فجر کی ادائیگی سے قبل یہ اعلان ہو رہا تھا کہ آج حضور ایدہ اللہ تعالیٰ 10 بجے خطاب اور معائنہ فرمائیں گے۔ تمام دوست احباب وقت مقررہ پر پہنچ جائیں۔ اسی اثناء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نماز فجر کے لئے تشریف لے آئے اور آپ نے محراب میں پہنچتے ہی انتظامیہ سے دریافت فرمایا کہ مجھ سے تو آپ نے ساڑھے گیارہ بجے کا وقت لیا ہوا ہے اور اعلان آپ 10 بجے کا کر رہے ہیں۔ عرض کی گئی کہ حضور لوگ وقت پر نہیں آتے، اس لئے ایک ڈیڑھ گھنٹہ قبل کا وقت دیا جا رہا ہے۔ اس پر حضور نے نماز فجر سے قبل وقت کی اہمیت پر

ایک مختصر مگر جامع خطاب فرمایا اور اسے جھوٹ کے زمرہ میں قرار دیا۔

کچھ ایسی ہی، بلکہ اس سے کہیں زیادہ تکلیف دہ کیفیت شادی بیاہ کے موقع پر بالخصوص بڑے شہروں میں دیکھنے کو ملتی ہے جہاں وقت کی پابندی کا ہم میں سے بہتوں کو احساس نہیں ہو رہا ہوتا۔ شادی بیاہ کی تقریبات میں تاخیر سے آتے ہیں اور ان کے انتظار میں یا دلہن کے انتظار میں یا پھر بارات کے انتظار میں گھنٹوں کرب کی حالت میں گزار دیتے ہیں اور بسا اوقات باراتی پہلے ہی گھنٹہ دو گھنٹے لیٹ ہوتے ہیں اور پھر ہوٹل یا جہاں ان کے لئے تواضع کا انتظام ہوتا ہے وہاں پہنچ کر باہر کھڑے ہو کر بلاوجہ آدھ گھنٹہ بلکہ اس سے بھی زیادہ وقت ضائع کر دیتے ہیں اور ذرا بھر ان کو اس بات کا احساس نہیں ہو رہا ہوتا کہ ہمارے استقبال کے لئے مرد اور خواتین کئی گھنٹوں سے اندر ہال میں انتظار کر رہے ہیں۔ آخر ان کے ساتھ بچے ہیں۔ بعض پبلک ٹرانسپورٹ پر آئے ہوئے ہیں انہوں نے آخر واپس اپنے گھروں کو بھی لوٹنا ہے۔

اگر وقت خریدا جا سکتا یا کسی کو انعام میں دیا جا سکتا تو ضرور شادی ہال وقت خریدنے کے لئے بہترین جگہ ہے۔ لیکن وقت ایک ایسی نعمت ہے جو نعمت ہونے کے باوجود نہ تو کسی سے عاریتاً یا ادھار لی جا سکتی ہے نہ دی جا سکتی ہے اور نہ مول خریدی جا سکتی ہے۔ وگرنہ اب تک جہاں اور بہت سے کارڈز مارکیٹ میں آ گئے ہیں وہاں ''وقت کارڈ'' بھی آ چکا ہوتا جسے سلاٹ میں سے گزار کر ہم وقت کیش کرواتے یا ہم گھڑیوں کی سوئیوں کو سرکا کر پیچھے کر سکتے۔ لیکن نہیں اور ہرگز نہیں۔ ہمارے پاس دن میں چوبیس گھنٹے ہیں جن کو ہم نے اپنے بہترین مصرف میں لاتے ہوئے اپنی زندگیوں کو اس کے مطابق ڈھالنا ہے۔

ہمارے آقا و مولا سیدنا حضرت محمد ﷺ نے اپنے اوقات کی کیا خوب تقسیم کر رکھی تھی۔ دن تو فلاح و بہبود اور خدمت خلق میں گزرتا ہی تھا اور اپنی رات کو بھی بہترین استعمال کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہؓ کی تربیت بھی اسی رنگ میں کی۔ حضرت امام بخاریؒ نے اپنی کتاب صحیح مسند میں یہ روایت بیان کی ہے ایک دفعہ آنحضرت ﷺ نے ایک دعوت ولیمہ پر لوگوں کو بلایا۔ صحابہؓ کھانا تناول فرما کر دیر تک وہیں بیٹھ کر باتیں کرتے رہے جو نبی پاک ﷺ کے لئے تکلیف کا باعث بنا۔ مگر آنحضور ﷺ شرم کی وجہ سے ان کو کچھ نہ کہہ سکے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے سورۃ احزاب کی آیت نمبر 54 نازل فرمائی۔

اس آیت میں دعوتوں میں شمولیت کے آداب سکھلائے ہیں اور ان کو اس طرف توجہ دلائی ہے کہ اول کسی دسترخوان پر بغیر اجازت اور بغیر دعوت نہ جاؤ اور مقررہ وقت سے پہلے بھی نہ جاؤ اور بعد میں بھی بیکار نہ بیٹھے رہو جو میزبان کے لئے تکلیف کا باعث بنے۔ اب دیکھیں کس طرح قرآن پاک نے آج سے چودہ سو سال پہلے ایک مہذب معاشرہ کے اصول بیان فرما دیئے جن میں سے ایک وقت کی پابندی بھی ہے۔

عبادات میں نماز کو ہی لیں جو مقررہ وقت پر شرائط کے مطابق ادا کرنی ہوتی ہے۔ نماز انسان کو تنظیم کا سبق دیتی ہے، وقت کی پابندی کا سبق دیتی ہے۔ باقاعدگی اور دوام کا سبق بھی ملتا ہے۔ جب اللہ اور بندے کے درمیان تعلقات میں وقت کی پابندی کی اس قدر تاکید ہے تو انسانوں کے باہمی تعلقات، معاملات اور دیگر فرائض کی ادائیگی میں اس سے بڑھ کر وقت کی پابندی کی ضرورت ہے۔ نماز کو وقت مقررہ پر ادا کرنے کے بارے میں جو مزید ارشادات ملتے ہیں ان میں ایک یہ ہے کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا

کہ نماز اپنے وقت پر ادا کرو۔ (صحیح بخاری) ایک اور موقعہ پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کو تین امور میں تاخیر نہ کرنے کی تاکید فرمائی ہے جن میں سے پہلی یہ تھی کہ

''جب نماز کا وقت ہو جائے تو اس میں تاخیر نہ کرو''۔ (جامع ترمذی)

جن لوگوں نے وقت کی پابندی کو اپنا اصول بنایا، کبھی وقت کی کمی کی شکایت نہیں کی، وہ ہر کام کو نہایت خوش اسلوبی سے ختم کر لیتے ہیں۔ تب بھی ان کے پاس دیگر کام کرنے کے لئے وقت بچ جاتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں۔

''میرا جائزہ اور تجربہ یہ ہے کہ جب معروف آدمی کے سپرد کام کیے جائیں تو وہ ہو جاتے ہیں۔ فارغ وقت والے آدمی کے سپرد کام کئے جائیں تو وہ نہیں ہوتے۔ کیونکہ فارغ وقت والا ہوتا ہی وہی ہے جس کو اپنے وقت کی قیمت معلوم نہیں ہوتی اور وقت ضائع کرنا اس کی عادت بن چکا ہوتا ہے۔ اس لئے اگر فارغ وقت آدمی کو پکڑنا ہے تو رفتہ رفتہ اسے معروف رہنا سکھانا ہوگا۔ اور اس کے لئے بعض دفعہ اس کے مطلب کی چیز اس کے سپرد کی جائے تو اس سے رفتہ رفتہ اس کو کام کی عادت پڑ جاتی ہے۔''

(الفضل 26 اپریل 1992ء)

ان کے برعکس وہ لوگ جو ہمیشہ ''وقت نہیں ہے'' کہتے رہتے ہیں ان کے متعلق ہمارا مشاہدہ یہ ہے کہ گھر میں یا دفتر میں تمام کام آرام سے کریں گے۔ جلدی کام کو سمیٹنے یا وقت مقررہ پر کام ختم کرنے کا احساس نہیں ہوتا لیکن جونہی گاڑی کی چابی پکڑ کر گاڑی کو اسٹارٹ کرتے ہیں اور سڑک پر آتے ہیں تو پھر انہیں وقت کا یا دیر ہونے کا احساس ہونے لگتا ہے اور ہر قسم کی جلدی اور تیزی سڑک پر نظر آتی ہے اور وہ تمام قسم کے ٹریفک قوانین کی Violation کرتے ہوئے اشارے توڑتے ہوئے آگے بڑھتے چلے جاتے ہیں اور دفتر میں یا گھر پہنچ کر پھر فارغ۔ ایسے لوگ کبھی کامیاب نہیں ہوتے۔ ہر کام میں انہیں ناکامی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ان کا ہر کام ادھورا اور نامکمل رہ جاتا ہے کیونکہ امیر وہی ہے جس کے پاس زیادہ وقت ہے۔ وہ کروڑ پتی کہلانے کی بجائے 'وقت پتی' کہلاتا ہے اور اپنے تمام کام پرسکون طریق سے سرانجام دیتا ہے۔

وقت کی قدر کا احساس اس قدر کم ہے کہ بعض احباب کسی دوست کا فون نمبر طلب کرنے کے لئے فون کرتے ہیں اور جب انہیں کہا جاتا ہے کہ لکھیں تو جواب ملتا ہے کہ ذرا ٹھہریں، میں پین بھول آیا ہوں، کاغذ لے آؤں، میں اپنی عینک بھول گیا ہوں۔ چاہئے تو یہ تھا کہ کال کرنے سے قبل فون نمبر دریافت کرنے کے لئے کاغذ پنسل ساتھ لے کر بیٹھتے، اپنی عینک کا انتظام کرتے تا اگلے آدمی کا وقت ضائع نہ ہو یا بسا اوقات دانستہ یا نادانستہ کہہ دیتے ہیں کہ ایک منٹ ہولڈ کریں یا شادی بیاہ کی تقریبات میں گھنٹوں گھنٹے انتظار کے بعد میزبان کی طرف سے 'ایک منٹ کی بات ہے' 'تھوڑا سا انتظار کر لیں' کہہ کر مزید انتظار کے کرب سے گزرنے کو کہا جاتا ہے۔ اگر ہمیں یہ احساس ہو جائے کہ 'ایک منٹ انتظار کریں' 'ایک منٹ ہولڈ کریں'، کا مجموعی طور پر قوم کو کیا نقصان ہوگا۔ اور کتنے مہینے قوم پیچھے چلی جائے گی۔ تو ہم ضرور بالضرور وقت کی پابندی کریں۔ تجزیہ نگاروں نے ایک منٹ کی وقعت یا قدر یوں بیان کی ہے کہ ایک منٹ میں دنیا بھر میں اڑھائی لاکھ سے زائد ٹیلی فون کالز ہوتی ہیں اب انٹرنیٹ کی کالز ملا کر تو یہ تعداد بہت بڑھ جائے گی۔ ایک منٹ میں انسان دو سو گز چل سکتا ہے سو سے زائد الفاظ بول لیتا ہے۔ صحت مند آدمی کا دل ایک منٹ میں بہتر بار دھڑکتا ہے۔ اٹھارہ مرتبہ سانس لیتا ہے اور خون جسم کے کونے کونے سے چکر لگا کر دل میں واپس آ جاتا ہے اور زمین ایک منٹ میں اپنے محور کے گرد 950 میل کا چکر لگا لیتی ہے۔

ایک منٹ بذات خود نہایت حقیر اور معمولی وقفہ ہے لیکن دیکھئے کہ انسان ایک منٹ میں بہت کچھ کر سکتا ہے۔ اس لئے ہم سب کو چاہئے کہ ہم وقت کی قدر کو اپنا شعار بنائیں۔ اس کے ساتھ چلنا سیکھیں۔ جو اس کے ساتھ چلے گا وہی جیتے گا۔ جو اسے دھتکارے گا، وہ پیچھے رہ جائے گا اور ناکام ہوگا۔ گھاٹے میں رہے گا کیونکہ ہم نے دیکھا ہے کہ زندہ افراد اور زندہ قومیں اپنے وقت کا ایک ایک لمحہ کام میں لاتے ہیں اور بڑے لوگ جنہوں نے اپنا نام دنیا میں پیدا کیا، انہوں نے وقت کی قدر کو جانا اسے ضائع ہونے سے بچایا۔

اور آج جو قومیں دنیا میں سربلند اور سرفراز نظر آتی ہیں وہ وقت کی قدر و قیمت جان کر ہی اس مقام پر پہنچی ہیں۔

مشہور مصنف Smiles نے لکھا ہے کہ جو لوگ وقت کے لحاظ سے پیچھے رہنے کے عادی ہوتے ہیں وہ آہستہ آہستہ مستقل طور پر کامیابی سے بھی پیچھے رہ جاتے ہیں۔ نپولین جو فرانس کا بادشاہ اور ایک فوجی جرنیل تھا، ہمیشہ وقت مقررہ سے پندرہ منٹ قبل تیار ہو جایا کرتا تھا۔ واشنگٹن کا سیکرٹری ایک دفعہ دیر سے پہنچا وجہ پوچھی گئی تو اس نے کہا کہ میری گھڑی لیٹ تھی۔ واشنگٹن نے اسے ڈانٹ پلاتے ہوئے کہا کہ یا تم اپنی گھڑی بدل لو یا میں تمہیں بدلنے والا ہوں۔ ایک بزرگ نے وقت کی مثال ایک ایسے مخلص اور ایسے وفادار دوست سے دی ہے جو بڑے خلوص کے ساتھ تحفے تحائف لے کر آپ کے گھر ملنے آتا ہے۔ اگر آپ اس کا دل کی گہرائیوں سے استقبال کریں گے تو فائدہ اٹھائیں گے اور اگر غفلت برتیں گے تو وہ کچھ وقت انتظار کرنے کے بعد واپس چلا جائے گا اور ہم ہاتھ ملتے رہ جائیں گے اور اس کی ملاقات، اس کے مشوروں اور اس کے لائے ہوئے تحفوں سے محروم رہ جائیں گے۔ مشہور سائنسدان James Gleick جس نے ''جلدی کرو'' کے عنوان سے ایک کتاب لکھ ڈالی ہے، نے وقت کی اہمیت مختلف انداز میں بیان کی ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ ریل گاڑی کی ایجاد سے قبل انسان آرام آرام سے کام کرنے کا عادی تھا۔ ریل گاڑی کی ایجاد نے انسانوں کو گھڑی استعمال کرنے پر مجبور کیا ہے کیونکہ اسے گاڑی پر سوار ہونے کے لئے وقت کی پابندی کرنا پڑتی ہے۔ صبح سویرے اٹھتا، اسٹیشن پہنچنے کے لئے وقت پر تیار ہو کر گھر سے نکلتا ہے تاکہ گاڑی مس نہ ہو جائے۔

اسی طرح انسان کی زندگی بھی گاڑی کی طرح رواں دواں ہے۔ جس طرح مادی گاڑی بعض اسٹیشنوں پر رکتی ہوئی سواریاں لیتی اور اتارتی، کسی کی پرواہ کئے بغیر اپنی منزل کی طرف رواں دواں رہتی ہے، بعینہ انسان کو اپنی زندگی کی گاڑی چلانے کے لئے وقت کی پابندی کا خیال رکھنا چاہئے اور اپنے مقاصد اور حصول کے لئے اپنے قدموں کو آگے بڑھاتے چلے جانا چاہئے۔

خبر لو وقت کی اپنے خبر لو
اڑا جاتا ہے جو کرنا ہے کر لو

بعض اوقات معمولی غفلت یا سستی سے فتح شکست میں بدل جاتی ہے۔ واٹرلو کی جنگ میں جب نپولین نے ایک جرنیل کو راتوں رات ایک پہاڑ کی چوٹی پر قبضہ کرنے کو کہا مگر اس نے اس حکم اور اس وقت کی قدر کو نہ سمجھا اور پہاڑ کی چوٹی پر پہنچنا ضروری نہ سمجھا۔ اتنے میں اتحادی افواج اس طرف سے چڑھ دوڑیں اور بہت سے حصہ پر قابض ہو گئیں اور یوں واٹرلو کے مقام پر نپولین کو شکست کھانی پڑی اور جیتی ہوئی جنگ شکست میں بدل گئی۔ پس دنیا کی قیمتی چیزوں میں سے ایک بیش بہا قیمتی چیز وقت ہے اس کی قدر کرنا سیکھیں اور اپنے بچوں کو بچپن سے ہی وقت کی پابندی کا سبق دیں۔ وقت پر اٹھنا، وقت پر سونا، وقت پر کھیلنا ان کی زندگی کا حصہ بنا دیں۔ سیدنا حضرت مصلح موعود نے خدام کے لائحہ عمل میں اس نصیحت کو شامل کیا کہ ''وقت ضائع کرنے والوں کو منع کرو''۔

(الفضل 11 مارچ 1939ء)

اگر ہم اپنے بچوں میں، نوجوانوں میں وقت کی پابندی، باقاعدگی سے کام سرانجام دینے کا احساس پیدا کر دیتے ہیں تو ہماری نوجوان نسل چاق و چوبند، قابل اعتماد، وفادار، اپنے وعدوں کو پورا کرنے والی، سچ بولنے والی اور بہت سی نیکیوں کو اپنے اندر پیدا کرنے والی ہو جائے گی۔ اور جب وقت کی قلت اور کمی کا احساس نہیں ہوگا تو اپنے مصروف ترین اوقات سے

باقی صفحہ 6 پر

جماعت احمدیہ کے بطل جلیل حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کے ذریعہ

اقوام متحدہ میں کشمیر کے مسئلہ پر پاکستان کی کامیاب نمائندگی

ظفر اللہ خان نے پاکستان کی جو شاندار خدمات سر انجام دیں میں اس کا عینی شاہد ہوں (جسٹس جاوید اقبال)

پروفیسر راجا نصر اللہ خان صاحب

یہ جنوری 1948ء کا ایک تاریخی واقعہ ہے۔ پاکستان کا ایک لائق اور مخلص فرزند قائداعظم کے ارشاد پر برما کے جشن آزادی میں پاکستان کی نمائندگی کر کے 7 جنوری کی شام کو کراچی واپس آیا تو اسے فوری طور پر اطلاع دی گئی کہ ہندوستان کشمیر کا معاملہ اقوام متحدہ میں لے گیا ہے اس لئے اگلے ہی دن قائداعظم کے اس معتمد ساتھی کو ہندوستان کا مقابلہ کرنے کے لئے نیویارک روانہ ہونا ہوگا۔

یہ فرزند پاکستان کون تھا؟ وہی قائداعظم کا خود مقرر کردہ پاکستان کا پہلا وزیر خارجہ، سر محمد ظفر اللہ خان جسے چند ماہ قبل اگست 1947ء میں قائداعظم نے اقوام متحدہ کے لئے پہلے پاکستانی وفد کا قائد مقرر کیا تھا اور جس نے بطور قائد وفد سب سے پہلا عظیم کام یہ کیا کہ پاکستان کو اقوام متحدہ کا آزاد اور خود مختار ممبر بنوانے کا فرض کامیابی سے انجام دیا۔

حضرت چوہدری صاحب بطور نمائندہ پاکستان

جنوری میں بھارت از خود کشمیر کا مسئلہ اقوام متحدہ میں لے گیا اور یوں خود مدعی بن کر پاکستان کو ملزم قرار دینے کی سکیم بنائی۔ اس لئے حکومت پاکستان نے ہندوستانی ہتھکنڈوں کا پول کھولنے کے لئے اپنے لائق و فائق وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان کو اقوام متحدہ میں بھیجا۔ اس ابتدائی بے سروسامانی کے کٹھن دور میں چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان اور ان کے رفقاء نے قضیۂ کشمیر کے سلسلہ میں نیویارک کا سفر کیسے شروع کیا۔ اس کا حال چوہدری صاحب نے اپنی شہرۂ آفاق کتاب ''تحدیث نعمت'' میں رقم کیا ہے۔

''میں سات کی شام کو (برما سے۔ ناقل) کراچی پہنچا تھا۔ 8 کا دن سفر کی تیاری کے سلسلے میں بھاگ دوڑ میں گزرا...... متعلقہ کاغذات بھی بکھرے ہوئے تھے۔ ذاتی سامان کے علاوہ جو کاغذات اور دفتری سامان وغیرہ ہمیں ساتھ لے جانا تھا اس کے لئے بکس تک میسر نہ تھے۔ چنانچہ جلدی میں کاغذات اور سامان کا اکثر حصہ بوریوں میں باندھ لیا اور یہ قافلہ 8 کی رات کو نیویارک روانہ ہو گیا۔ کیس کی تیاری کے لئے ابھی کوئی وقت نہیں ملا تھا...... اللہ کی توفیق طلبی اور اس کے رحم پر ہی بھروسہ تھا''۔ (تحدیث نعمت، ص530)

کیس کی تیاری میں خدا کی نصرت

وزیر خارجہ پاکستان چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے کراچی سے سفر پر روانہ ہوتے ہوئے اللہ بزرگ و برتر سے جو اعانت طلب کی تھی اور اس کے رحم و فضل پر جو بھروسہ کیا تھا اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہمت و استعداد عطا فرمائی۔ اور آپ نے دوران سفر لندن میں شیڈیول سے کچھ زائد قیام بوجہ موسم و جہاز کی خرابی کے دوران کشمیر کیس کے متعلق کافی تیاری کر لی۔ اس تیاری میں آپ نے بفضلہ تعالیٰ کس قدر محنت اور لگن سے کام کیا اس کی کچھ تفصیلات اس دور کے معروف صحافی اور ''ڈان'' کے ایڈیٹر جناب فضل احمد نے اپنی تاریخی کتاب ''خونابۂ کشمیر'' میں محفوظ کی ہیں۔ آیئے کچھ اہم اقتباسات کا مطالعہ کرتے ہیں:۔

''وزیر خارجہ پاکستان نے مع رفقاء لندن سے منگل 13 جنوری کی صبح تین بج کر پندرہ منٹ پر پرواز کی اور یہ واقعہ ہے کہ اتوار کی صبح ساڑھے چار بجے سے منگل کی صبح ہنگام روانگی تک کہ رکتا نا گزیر تھا۔ موصوف اڑتالیس گھنٹوں میں صرف تین گھنٹے بمشکل سوئے ہوں گے۔ ان تین گھنٹوں کو چھوڑ کر آپ نے خواب و خور کو اپنے اوپر حرام رکھا اور مسلسل اپنا کیس تیار کرتے رہے۔ ''ڈان'' کے نامہ نگار متعینہ لندن کی اطلاع کے بموجب موصوف نے اپنی تیاری کی تکمیل لندن ہی میں کی''۔

(خونابۂ کشمیر، ص166)

اہل کشمیر کا ہیرو

اقوام متحدہ میں مسئلہ کشمیر میں بحث شروع ہونے سے بھی پہلے لندن کے صحافیوں کے سامنے چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان نے مظلومان کشمیر کے حق میں یہ اصولی اور بین الاقوامی طور پر مسلمہ موقف پیش کیا:''...... پاکستان کا کہنا ہے کہ عوام سے استصواب رائے کر لیا جائے۔ پاکستان کی دلی خواہش ہے کہ ریاستی باشندوں کو ان کی مرضی کے مطابق عمل کرنے دیا جائے''۔

(خونابۂ کشمیر، ص165)

اقوام عالم کے سامنے حق گوئی

اقوام متحدہ میں وزیر خارجہ پاکستان نے ہندوستانی نمائندے سابق وزیراعظم کشمیر سوامی آئینگر کے الزامات کی دھجیاں اڑا دیں اور دنیا بھر کے نمائندوں کے سامنے برملا اعلان کیا ''کوئی دباؤ نہ مسلم کانفرنس کی جانب سے ہو نہ نیشنل کانفرنس کی جانب سے، غرض یہ کہ باشندگان ریاست پر کسی قسم کا دباؤ نہیں ہونا چاہئے۔ اس کے بعد عوام سے دریافت کیا جائے کہ وہ کس طرف جانا چاہتے ہیں اور جو کچھ وہ فیصلہ کریں ان میں اسے نافذ کرنے کا پورا پورا حق ہونا چاہئے''۔

(خونابۂ کشمیر، ص227)

ظفر اللہ خان کی بے مثل ذہانت اور خطابت

جناب فضل احمد صدیقی ایم۔اے ''خونابۂ کشمیر'' میں چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان کی اقوام عالم کے سامنے بے مثل خطابت اور ذہانت کا تذکرہ کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:۔

''سر ظفر اللہ کی معرکۃ الآرا جواب دہی کے بعد بین الاقوامی حلقوں میں ہندوستان کے تدین کا بھاؤ کافی گر چکا تھا اور ہر جانب یہ تسلیم کیا جا رہا تھا کہ پاکستانی وزیر خارجہ نے بمصداق محاورۂ انگریزی آئینگر پر ''میز الٹ دی'' اس طرح کہ ہندی نمائندوں کو الٹے لینے کے دینے پڑ گئے۔ سر ظفر اللہ کی بے مثل ذہانت اور خطابت نے یقیناً قضیۂ کشمیر کو محض حدود کشمیر سے باہر نکال کر نہ صرف جونا گڑھ، مناور کے سواحل تک پہنچایا بلکہ کشمیر سے راس کماری تک جو نسل کشی ملت مسلمہ کے حق میں کئی ماہ تک روا رکھی گئی تھی ان کے تمام خونیں واقعات اسی ایک قضیہ سے منسلک کر دکھائے ...... سر محمد ظفر اللہ نے پہلی بار حقائق کے رخ سے پردہ اٹھایا۔ پہلی بار آپ کے اس الزام کی مدافعت آشکارا ہوئی کہ ہندو نے تقسیم ملکی کو دل سے قبول نہیں کیا تھا بلکہ اسے ناکام بنانے کے لئے پورا پورا زور لگایا جا رہا تھا۔ اس پس منظر میں وزیر خارجہ نے وہ سین دکھائے تھے جن کے دیکھنے کا مشاہدہ تاب نہ لا سکتا تھا۔ معصوموں کی چیخیں اور مظلوموں کی آہیں سیاسی کونسل کے ایوانوں میں گونج اٹھیں اور سننے والے ششدر رہ گئے۔ ہنسا کے پجاریوں کے یہ کارنامے؟ ہندی رئیس وفد کا رنگ فق ہو گیا اور مباحثہ کی نوعیت ہی بدل گئی''۔

(خونابۂ کشمیر، ص229-230)

چوہدری صاحب کے بارے میں بھارت کا اعتراف

ادارہ ''جنگ'' نے اکتوبر 2001ء میں پہلے وزیراعظم پاکستان نوابزادہ لیاقت علی خان کی یاد میں ایک خصوصی مذاکرے کا انتظام کیا۔ شرکاء میں سے ایک ممتاز رکن جناب شاہد امین (جن کا تعارف ادارہ جنگ نے ''سابق سفارتکار، تجزیہ نگار اور خارجہ امور کے ماہر'' کے الفاظ میں کرایا ہے) کہتے ہیں:۔

''اس زمانے میں (وزیراعظم لیاقت علی خان کا عہد۔ ناقل) وزیر خارجہ سر ظفر اللہ خان تھے۔ بڑے مضبوط کردار کے حامل تھے۔ بیوروکریسی ان کو گھما نہیں سکتی تھی...... کشمیر کے سلسلے میں انہوں نے پاکستان کا کیس بڑے مضبوط طریقے سے پیش کیا تھا جس کا اعتراف بھارت کے امور خارجہ کے ماہرین نے بھی کیا تھا اور کہا تھا کہ 49-1948ء میں بھارت اقوام متحدہ میں اسلئے مات کھا گیا تھا کہ پاکستان کے پاس سر ظفر اللہ جیسا وزیر (ماہر) قانون تھا۔ لیاقت علی خود بھی بہت دبنگ لیڈر تھے اور سر ظفر اللہ بھی بھاری بھر کم شخصیت تھے''۔

(مذاکرہ مطبوعہ روزنامہ جنگ مورخہ 16/اکتوبر 2002ء، اشاعت خصوصی، ص5)

جسٹس جاوید اقبال کا عینی مشاہدہ

سپریم کورٹ کے سابق جسٹس جاوید اقبال (جو ایک زمانہ میں اقوام متحدہ میں چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان کے نائب کے طور پر فرائض انجام دے رہے

ہے) کا ایک اہم بیان روزنامہ پاکستان نے شائع کیا ہے۔ملاحظہ فرمایئے:۔

''ڈاکٹر صاحب (ڈاکٹر جاوید اقبال سابق جج سپریم کورٹ۔ناقل) نے احمدیوں کا مسئلہ اٹھایا اور کہا کہ سر ظفر اللہ خان نے یو۔این۔او میں اسلامی ممالک اور پاکستان کی جو شاندار خدمات انجام دیں ان کا میں عینی شاہد ہوں۔لیکن ہم پاکستانیوں نے احمدیوں کو کافر قرار دے دیا ہے۔کل شیعوں کو بھی کافر قرار دے دیں گے تو معاملہ کہاں جا کر رکے گا۔حکومت کیسے چلے گی اور پاکستان کیسے ترقی کرے گا''۔

(روزنامہ پاکستان لاہور، 28 جولائی 2001ء)

بقیہ صفحہ 4

وقت نکال کر اپنے دوستوں اور رشتہ داروں اور متعلقہ احباب سے اہم معاملات پر تبادلہ خیالات کریں گے۔ علم بڑھے گا اور خلوص، الفت اور محبت جیسے جذبات کو فروغ ملے گا تو ہمارا معاشرہ اس سے کہیں بہتر اور مثالی بن جائے گا۔اس صورت میں وقت ہمارا دوست ہوگا ورنہ اس سے بڑھ کر اور کوئی دشمن نہیں۔

کام مشکل ہے بہت منزل مقصود ہے دور
اے مرے اہل وفا ست کبھی گام نہ ہو
ہم تو جس طرح بنے کام کئے جاتے ہیں
آپ کے وقت میں یہ سلسلہ بدنام نہ ہو

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 37118 میں محبوب احمد شاکر ولد محمد مسلم قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر 39 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کورنگی کراچی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکرہ آج بتاریخ 15-3-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ایک عدد مکان مالیتی -/700000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/10930 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد محبوب احمد شاکر ولد محمد مسلم کورنگی کراچی گواہ شد نمبر 1 ناصر احمد بچہ ولد بشیر احمد بچہ بھٹائی کالونی کراچی گواہ شد نمبر 2 نعیم احمد ولد فضل کریم بھٹائی کالونی کراچی

مسل نمبر 37119 میں طارق بن ابراہیم ولد محمد ابراہیم بھاگلپوری صاحب قوم سید پیشہ ملازمت عمر 51 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گلستان جوہر کراچی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکرہ آج بتاریخ 13-3-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ایک عدد اپارٹمنٹ رقبہ 2300 مربع فٹ واقع گلستان جوہر کراچی مالیتی -/4500000 روپے۔ 2۔ رہائشی پلاٹ رقبہ 500 مربع گز واقع ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی اسلام آباد مالیتی -/3500000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/25000 روپے ماہوار بصورت پنشن وتنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد طارق بن ابراہیم ولد محمد ابراہیم بھاگلپوری گلستان جوہر کراچی گواہ شد نمبر 1 عبدالرزاق مغل ولد میاں عبدالعزیز مغل مارٹن روڈ کراچی گواہ شد نمبر 2 عبدالباری قوم شاہد وصیت نمبر 16461

مسل نمبر 37120 میں امۃ الجلیل زوجہ چوہدری مقصود احمد قوم ڈھلوں پیشہ خانہ داری عمر 40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گلستان جوہر کراچی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکرہ آج بتاریخ 12-2-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔طلائی زیورات مالیتی -/20000 روپے۔حق مہر بذمہ خاوند محترم -/25000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ امۃ الجلیل زوجہ چوہدری مقصود احمد گلستان جوہر کراچی گواہ شد نمبر 1 چوہدری مقصود احمد خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 ظفر اللہ خان ولد چوہدری عبداللہ گلشن اقبال کراچی

مسل نمبر 37121 میں ناہید کوثر زوجہ فتح احمد جاوید قوم کمبوہ پیشہ خانہ داری عمر 31 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مجاہد کالونی کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکرہ آج بتاریخ 14-1-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔طلائی زیورات وزنی 14 تولے مالیتی -/92400 روپے۔ 2۔حق مہر وصول شدہ -/30000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ ناہید کوثر زوجہ فتح احمد جاوید مجاہد کالونی کراچی گواہ شد نمبر 1 ارفاق احمد ولد چوہدری محمد حسین صاحب کراچی گواہ شد نمبر 2 محمد اسحق ولد حضرت منشی عبدالحق صاحب ڈرگ روڈ کراچی

مسل نمبر 37122 میں صالحہ صدیقہ بنت عزیز اللہ قوم رانجھا پیشہ طالب علمی عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کورنگی کراچی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکرہ آج بتاریخ 19-2-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔طلائی زیورات وزنی 10 گرام مالیتی -/7000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/700 روپے ماہوار بصورت ٹیوشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ صالحہ صدیقہ بنت عزیز اللہ کورنگی کراچی گواہ شد نمبر 1 خالد محمود ولد محمد یونس کورنگی کراچی گواہ شد نمبر 2 عزیز اللہ وصیت نمبر 27779

مسل نمبر 37123 میں محمد طلحہ طارق ولد طارق احمد قوم سندھو پیشہ طالب علمی عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نیو ٹاؤن کراچی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکرہ آج بتاریخ 8-3-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد محمد طلحہ طارق ولد طارق احمد نیو ٹاؤن کراچی گواہ شد نمبر 1 عبدالرزاق مغل وصیت نمبر 16440 گواہ شد نمبر 2 عبدالباری قوم شاہد وصیت نمبر 16461

مسل نمبر 37124 میں سید حبیب ولد سید رحیم شاکر قوم افغان پیشہ طالب علمی عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کورنگی کراچی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکرہ آج بتاریخ 17-9-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد سید حبیب احمد ولد سید رحیم شاکر کورنگی کراچی گواہ شد نمبر 1 نعیم احمد ڈار ولد مبارک احمد ڈار کورنگی کراچی گواہ شد نمبر 2 عبدالمجید ولد عبدالمالک کورنگی کراچی

مسل نمبر 37125 میں شاہد رسول چوہدری ولد چوہدری غلام رسول قوم آرائیں پیشہ زمینداره عمر 34 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کموں شہید ضلع گھوٹکی سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکرہ آج بتاریخ 15-3-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ایک عدد موٹر سائیکل سیکنڈ ہینڈ مالیتی -/25000 روپے۔ 2۔ رہائشی مکان رقبہ 5 مرلے واقع کموں شہید گھوٹکی سندھ مالیتی -/250000 روپے۔ 3۔ زرعی زمین نہری رقبہ 9 ایکڑ واقع کموں شہید ضلع گھوٹکی مالیتی -/1350000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/18000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس

کار پرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد شاہد رسول چوہدری ولد چوہدری غلام رسول کموں شہید ضلع گھوٹکی گواہ شد نمبر 1 حفیظ احمد شاہد وصیت نمبر 19371 گواہ شد نمبر 2 ضمیر احمد ندیم وصیت نمبر 26824

مسل نمبر 37126 میں قرۃ العین ناصر بنت نصیر احمد ناصر قوم کھوکھر پیشہ طالب علمی عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن واپڈا کالونی گڈو بیراج ضلع جیکب آباد سندھ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 15-3-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ قرۃ العین ناصر بنت نصیر احمد ناصر واپڈا کالونی گڈو بیراج گواہ شد نمبر 1 رشید احمد ولد غلام محمد گڈو بیراج گواہ شد نمبر 2 ضمیر احمد ندیم وصیت نمبر 26824

مسل نمبر 37127 میں نعیم احمد ولد عبدالسلام قوم آرائیں پیشہ تجارت عمر 45 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کنری ضلع میر پور خاص سندھ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 25-1-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ایک عدد سکنی پلاٹ واقع قاسم ٹاؤن کنری مالیتی -/200000 روپے۔ 2۔ کاروباری سرمایہ -/200000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/5500 روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد نعیم احمد ولد عبدالسلام کنری ضلع میر پور خاص سندھ گواہ شد نمبر 1 عبدالسلام والد موصی گواہ شد نمبر 2 میاں رفیق احمد آرائیں ولد کرم الٰہی سٹلائٹ ٹاؤن میر پور خاص

مسل نمبر 37128 میں عارفہ نعیم بنت نعیم احمد قوم آرائیں پیشہ طالب علمی عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کنری ضلع میر پور خاص سندھ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 25-1-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی 26 گرام مالیتی -/15620 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ عارفہ نعیم بنت نعیم احمد کنری ضلع میر پور خاص گواہ شد نمبر 1 نعیم احمد والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 میاں رفیق احمد آرائیں ولد کرم الٰہی سٹلائٹ ٹاؤن میر پور خاص

اعلان داخلہ

کمپیوٹر شارٹ کورسز (ACLP)، جرمن/انگلش سپوکن کلاس
B.A، F.Sc، F.A ٹیوشن کلاسز، میتھ، سٹیٹ، اکنامکس، انگلش
فائن آرٹس کلاسز (صرف خواتین کے لئے)
نیشنل کالج ربوہ فون: 215025

بھٹی ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور
کلینک اوقات صبح 8:30 تا 1:30 بجے شام 5:30 تا 9:30
بفضل خدا کامیاب اور سستا علاج فون: 213698
ادارہ قائم کردہ ڈاکٹر منصور احمد بھٹی (مرحوم)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سانحہ ارتحال

☆ مکرم نذیر احمد خادم صاحب نائب امیر ضلع بہاول نگر لکھتے ہیں کہ مکرم چوہدری عاشق حسین صاحب سیال (گجراتی) چک 223/9-R ضلع بہاول نگر کا جواں سال بیٹا عطاء الحلیم بعمر 23 سال مورخہ 10 جولائی 2004ء کو وفات پا گیا۔ اسی دن شام کو اس کی نماز جنازہ خاکسار نے پڑھائی۔ تدفین کے بعد مکرم مبشر احمد طارق صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے۔ والدین، بہن بھائیوں اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

شکریہ احباب

✪ مکرم ملک محمد حسین صاحب ولد مکرم ملک شیر بہادر خان صاحب امریکہ لکھتے ہیں۔ خاکسار اپنی بیوی شمیم اختر صاحبہ بنت ڈاکٹر محمد شفیع صاحب سابق صدر جماعت پنڈی بھٹیاں کی وفات سے ایک ماہ پہلے علاج کے لئے امریکہ اپنے بچوں کے پاس گیا۔ میری غیر موجودگی میں ان کو فالج و دل کا حملہ ہوا جو جان لیوا ثابت ہوا۔ اس موقع پر میرے بیٹے بیٹی اور داماد سے احباب جماعت نے اظہار تعزیت کیا اور ہماری ڈھارس بندھائی۔ علاوہ ازیں کینیڈا اور امریکہ میں بھی احباب جماعت نے میرے ساتھ ہمدردی اور اظہار تعزیت کیا۔ میں سب کا بذریعہ الفضل شکریہ ادا کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ آپ کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ مرحومہ کی مغفرت فرمائے۔ اپنی رحم کی چادر میں لپیٹ لے۔ لواحقین کو صبر جمیل دے۔ آمین

اعلان داخلہ

✪ حکومت پاکستان وزارت اقتصادی امور وشماریات نے پاکستان کو ٹیکنیکل اسسٹنس پروگرام اور سیلف فنانس سکیم کے تحت میڈیسن (ایم بی بی ایس) ڈینٹسٹری (بی ڈی ایس) فارمیسی (بی فارمیسی) اور بی ایس سی انجینئرنگ کے شعبہ جات میں سیشن 05-2004ء میں داخلے کے لئے غیر ملکی شہریت کے حامل پاکستان نژاد طلباء سے درخواستیں مطلوب ہیں۔ درخواست فارم وصول کرنے کی آخری تاریخ 31/اگست 2004ء ہے۔ مزید معلومات کیلئے روزنامہ جنگ مورخہ 2/ اگست 2004 ملاحظہ کریں۔ (نظارت تعلیم)

ولادت

✪ مکرم ڈاکٹر محمد صادق جنجوعہ صاحب صدر حلقہ فیکٹری ایریا شاہدرہ لاہور لکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل وکرم سے خاکسار کے بیٹے مکرم احمد نعمان صادق صاحب کو مورخہ 11 جولائی 2004ء بروز اتوار بیٹے سے نوازا ہے۔ جس کا نام سعد نعمان تجویز کیا گیا ہے۔ نومولود مکرم نور احمد شاہد صاحب کا نواسہ ہے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت وتندرستی، خیر وبرکت اور دینی ودنیوی ترقیات اور لمبی زندگی عطا فرمائے اور ہر دم اپنی حفظ وامان میں رکھے۔ والدین اور ہم سب کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

ولادت

✪ مکرم طارق جاوید صاحب سیکرٹری وقف نو ضلع جھنگ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 15 جولائی 2004ء کو تیسرا بیٹا عطا فرمایا ہے نومولود اللہ تعالیٰ کے فضل سے وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت بچے کا نام عبدالحی عطا فرمایا ہے نومولود مکرم چوہدری رشید احمد صاحب اٹھوال آف احمد آباد سانگرہ ضلع جھنگ کا پوتا اور مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب اٹھوال آف میر پور خاص سندھ کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک صالح اور خادم احمدیت بنائے۔ آمین۔ (وکالت وقف نو ربوہ)

درخواست دعا

✪ مکرم رانا نصیر احمد خاں صاحب ولد رانا رشید احمد خاں صاحب (مرحوم) ربوہ لکھتے ہیں۔ خاکسار کا بیٹا رانا انس احمد سائیکل سے گرنے کی وجہ سے زخمی ہو گیا اور فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔

✪ مکرم بشیر احمد شاہد صاحب سیکرٹری مال حلقہ سٹیل ٹاؤن کراچی لکھتے ہیں۔ خاکسار کی اہلیہ محترمہ کا چھاتی کے سرطان کا علاج ہو رہا ہے۔ کیموتھراپی اور آپریشن کے بعد اب ڈاکٹر نے ریڈیوتھراپی کیلئے کہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو اس علاج کے بعد کامل شفایابی عطا فرمائے۔ اور محض اپنے فضل سے اس بیماری کا نام ونشان ختم کر دے۔

نثار احمد مغل
پاکستان کوالٹی اینڈ پرسیژن انجینئرنگ ورکس
گلی نمبر 25، مکان نمبر 8، دوکان نمبر 3
بالمقابل مین گیٹ میاں میر 17۔ الفخری روڈ، دھرم پورہ، لاہور
موبائل: 0320-4820729

ملکی خبریں

صدارتی نظام نہیں آئے گا۔وزیراعظم چوہدری شجاعت حسین نے کہا ہے کہ صدارتی نظام نہیں آئے گا۔ ظفر اللہ جمالی کو مشورے سے گھر بھجوایا گیا۔ پارلیمانی سسٹم قائم رہے گا کسی سیاست دان کو غدار نہیں سمجھتا۔ سب محب وطن ہیں۔ سیاست دان وزیراعظم ناکام ہو گئے اس لئے شوکت عزیز کو لا رہے ہیں۔ چند مفاد پرست لوگ ملک میں عدم استحکام پھیلانے کے لئے منفی پروپیگنڈہ کرتے رہتے ہیں۔ میری اور صدر پرویز مشرف کی کوشش ہے کہ سب کو ساتھ لے کر چلیں۔

عراق نے ایران کو دشمن نمبر ایک قرار دے دیا۔ عراق کے عبوری وزیراعظم نے کہا ہے کہ نجف میں گرفتار ہونے والوں سے ایرانی ساخت کے ہتھیار ملے ہیں۔ عراقی عوام کے ساتھ جو کچھ ہو رہا ہے اس میں ہمارے ''دشمن نمبر ایک'' کا ہاتھ ہے۔

عراق میں گورنر پر حملہ۔ عراق کے صوبہ دیالہ کے نائب گورنر پر قاتلانہ حملہ اور نجف میں امریکی بمباری سے 7 پولیس اہلکاروں سمیت 19 افراد ہلاک اور 18 زخمی ہو گئے۔ مقتدی الصدر نے کہا ہے کہ خون کے آخری قطرے تک امریکی فوج سے لڑوں گا۔

پاکستان کا امریکہ سے احتجاج۔ پاکستان نے امریکہ سے اس بات پر سخت احتجاج کیا ہے کہ اس نے اقوام متحدہ میں پاکستان کے سفیر منیر اکرم کے قتل کا بہانہ رچایا جو انتہائی بھونڈا خطرناک اور قابل افسوس ہے۔ امریکی ایجنسیوں نے جھوٹی کہانی سے ہمارے سفیر کی جان خطرے میں ڈالی۔ انہیں قتل کرنے کی کہانی گھڑنے کا مقصد منی لانڈرنگ کرنے والوں کو مضبوط کرنا تھا۔ امریکہ اپنی غلطی تسلیم کرے۔

القاعدہ کے 10 مبینہ رکن گرفتار۔ لاہور، پشاور اور ایبٹ آباد سے القاعدہ سے تعلق کے الزام میں 8 غیر ملکیوں سمیت 10 افراد کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ لاہور میں شاد باغ کے ایک مدرسے سے ترکی کے 2 اور تنزانیہ کا ایک باشندہ القاعدہ کے کمپیوٹر ماہر نعیم نور کی نشاندہی پر پکڑے گئے۔ پشاور میں اتحاد کالونی، ناصر باغ، جلوزئی کیمپ اور باجوڑ ایجنسی میں قانون نافذ کرنے والے اداروں نے اپریشن کر کے القاعدہ سے تعلق کے الزام میں 5 ازبک اور 2 پاکستانی گرفتار کر لئے ہیں۔ جن میں ایک امام مسجد بھی ہے۔

یوریا کھاد کی قیمت میں کمی۔ کابینہ کی اقتصادی رابطہ کمیٹی نے یوریا کھاد کی قیمت میں 18 روپے فی بوری کمی کر دی ہے اور کہا ہے کہ آٹا بھی سستا ہوگا۔

ضرورت ہے

ہمیں اپنی فیکٹری واقع جہلم کیلئے درج ذیل سٹاف کی ضرورت ہے

مکینیکل فٹر کم از کم 3 سالہ تجربہ (کسی فیکٹری کی ورکشاپ میں کام کرنے کا) چپ بورڈ فیکٹری میں کام کرنے والے افراد کو ترجیح دی جائے گی۔

الیکٹریکل ہیلپر کسی بھی صنعتی ادارے میں کم از کم تین سال کا تجربہ رکھنے والے افراد درخواست دیں۔

خراد مشین آپریٹر کسی بھی صنعتی ادارے میں مشین پر کام کرنے کا 5 سال کا تجربہ ڈپلومہ ہولڈر کو ترجیح دی جائے گی

تمام منتخب افراد کو سنگل رہائش دی جائے گی۔ اس کے علاوہ سالانہ چھٹیاں، میڈیکل، اوور ٹائم اور بونس کی سہولیات بھی ہوں گی۔ درخواستیں بمعہ تصدیق درج ذیل ایڈریس پر بھجوائیں۔ کمپنی کے معیار پر پورا اترنے والے امید واروں کو ہی انٹرویو کیلئے بلایا جائے گا۔

جنرل مینیجر پاکستان چپ بورڈ (پرائیویٹ) لمیٹڈ

پوسٹ بکس نمبر 18 جہلم فون: 0541-646580-81

امتحان وظائف

لجنہ اماء اللہ پاکستان

لجنہ اماء اللہ پاکستان کے شعبہ تعلیم کے تحت وظیفہ حضرت نصرت جہاں بیگم صاحبہ اور وظیفہ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ ہر دو وظائف کا امتحان مورخہ 5 ستمبر 2004ء بروز اتوار صبح 9:00 بجے لجنہ ہال میں ہوگا۔ (سیکرٹری تعلیم لجنہ پاکستان)

جنگِ امریکہ - میکسیکو

جس وقت ایشیا جنگ افیون کا اکھاڑا بنا ہوا تھا، اسی زمانے میں براعظم امریکا میں میکسیکو اور امریکا کے درمیان جنگ جاری تھی۔ اپریل 1846ء سے فروری 1848ء تک جاری رہنے والی اس جنگ کے پس منظر میں متعدد تنازعات کلیدی کردار ادا کر رہے تھے۔ سب سے پہلے تو ریاست ٹیکساس کے امریکا سے الحاق پر میکسیکو ناخوش تھا، بلکہ وہ خود کسی نہ کسی طرح اس ریاست کے حصول کا خواہش مند تھا۔ دوسری جانب دریائے ریوگرینڈی کے تنازعہ نے فریقین کو جنگ کرنے پر مجبور کیا۔ درحقیقت اس دریا کے پانی اور ملکیت پر دونوں ممالک کا موقف متضاد تھا اور دونوں اس پر اپنی اجارہ داری چاہتے تھے۔ چنانچہ تنازعات کی چنگاری جنگ کے شعلوں میں تبدیل ہوئی اور ہزاروں نفوس بطور ایندھن استعمال ہوئے۔ جنگ کے نتیجے میں امریکا کو فتح کے ساتھ تیرہ لاکھ اسکوائر کلومیٹر پر محیط میکسیکو کا بحرالکاہل سے ملحق علاقہ بھی ملا۔

اکسیر بلڈ پریشر

ایک ایسی دوا جس کے دو تین ماہ استعمال سے ہائی بلڈ پریشر اللہ کے فضل سے مکمل طور پر ختم ہو جاتا ہے اور دواؤں کے مستقل استعمال سے جان چھوٹ جاتی ہے

NASIR ناصر

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ

Ph:04524-212434,Fax:213966

چاندی میں آلیس اللہ کی انگوٹھیوں کی قیمتوں میں حیرت انگیز کمی

فرحت علی جیولرز اینڈ ریڈی ہاؤس

فون: 04524-213158

Af الفردوس گارمنٹس

شرٹس۔ پینٹ کوٹ۔ ڈریس شرٹ۔ دولہا ڈریس

ڈریس پینٹ۔ جینز اور مکمل بچگانہ ورائٹی

85۔ نیو انارکلی۔ لاہور فون: 7324448

ربوہ میں طلوع وغروب 11۔اگست 2004ء

طلوع فجر	3:58
طلوع آفتاب	5:27
زوال آفتاب	12:13
وقت عصر	4:57
غروب آفتاب	6;59
وقت عشاء	8:28

علامتوں کے ساتھ دوا بدلیں

ہومیوپیتھی یعنی علاج بالمثل سے ماخوذ۔

''سورائینم میں ایسا زکام جس میں ناک بند رہتا ہے، بار بار ہوتا ہے۔ ناک میں بندش کے باوجود جلن کے ساتھ پتلی زردی مائل سبز رنگ کی رطوبت بہتی ہے جس سے جلن کو قدرے سکون ملتا ہے۔ انفلوئنزا کے وائرس شکلیں بدل بدل کر حملہ آور ہوتے رہتے ہیں۔ ایسی صورت میں سورائینم بھی کچھ عرصہ فائدہ پہنچا کر اثر کرنا چھوڑ دیتی ہے۔ کیونکہ بیماری کی علامتیں بدل جاتی ہیں۔ لہٰذا نزلاتی بیماریوں میں کسی ایک دوا پر انحصار ممکن۔ علامتیں بدلیں تو دوا بدلنی بھی ضروری ہو گی'' (صفحہ:683)

ترقی کی شاہراہ پر گامزن

لیپروسکوپک (کیمرے اور دوربین سے) سرجری کا آغاز۔ پتے کی پتھری۔ گائنی کے مریضوں کی تشخیص کیلئے

زیر نگرانی: اسسٹنٹ پروفیسر اظہر جاوید احمد (ایف سی پی ایس)

18۔اگست کے بعد ہر بدھ دوپہر 3 بجے کے بعد

یادگار چوک ربوہ فون: 213944-214499

سی پی ایل نمبر 29